احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 19۔ اگست 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 19/اگست 2011ء 18 رمضان 1432 ہجری 19 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 192

بقیہ روزے

حضرت ابوھریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
اگر کسی نے رمضان کو پایا (اور وہ گزر گیا) اور اس شخص کے ذمہ اس رمضان میں سے کوئی روزہ باقی رہ گیا تو اس وقت تک اس کا یہ رمضان قبول نہ ہوگا جب تک کہ وہ اس روزے کو نہ رکھ لے۔

(کنز العمال جلد8 صفحہ 494 حدیث نمبر 23794)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

رمضان کا مہینہ سارا ہی برکتوں کے حصول کا مہینہ ہوتا ہے اور بخششوں کی طلب کا مہینہ ہے، اللہ کی طرف سے مغفرت کا مہینہ ہے، اس سے عاجزانہ سوال کرنے کا، بھیک مانگنے کا مہینہ ہے، اور اس کی طرف سے شاہانہ عطا کا مہینہ ہے۔ لیکن یہ دن وہ ہیں یعنی آخری عشرہ، جو اس مہینے میں بھی ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دنوں میں بھی اس جمعہ کو ایک امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے جس جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہم آج اکٹھے ہوئے ہیں۔

دو طرح کے عبادت کرنے والے آج سارے عالم (۔) میں اس جمعہ کی برکتوں سے فیض کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور اس کا نام جمعۃ الوداع رکھا گیا ہے یعنی وداع ہونے والا جمعہ یا وداع کیا جانے والا جمعہ۔ دو طرح کے وداع کرنے والے آئے ہیں آج:

ایک وہ ہیں جو بڑی حسرت کے ساتھ، بڑے دکھ کے ساتھ، ان اندیشوں میں مبتلا ہو کر آئے ہیں کہ خدا جانے اس رمضان سے ہم پوری طرح استفادہ کر بھی سکے یا نہ کر سکے۔ جو امیدیں تھیں عبادت کی توفیق ملے گی وہ ہماری امیدیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ پوری ہوسکیں یا نہ ہوسکیں۔ ہماری غفلتیں کتنی ہمارے آڑے آئیں۔ کتنی دعاؤں میں ایسے نفس کی ملونی کے کیڑے شامل تھے کہ وہ دعائیں مقبول نہ ہوسکیں، ہم نہیں جانتے۔ تھوڑے دن اب باقی ہیں۔ پس اے خدا! ہم اس جمعہ کو اس جذبۂ خلوص کے ساتھ وداع کرنے کے لئے آئے ہیں کہ اس کے بعد سارا سال ہمیں جمعہ میں حاضر ہونے اور جمعہ کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخش۔ جو کمیاں اس جمعہ میں ہم سے رہ گئی ہوں وہ سارے سال کی عبادت میں ہمیں پوری کرنے کی توفیق بخش۔ ہم اس جمعہ کو بحیثیت جمعہ وداع کرنے نہیں آئے کیونکہ جمعہ سے تو مومن کا تعلق ایک لازمی اور ابدی تعلق ہے جو کٹ نہیں سکتا۔ ہم اس (۔) کو وداع کرنے نہیں آئے بلکہ اپنے عہد کو اور پختہ کرنے کیلئے آئے ہیں۔ یہ التجائیں لے کر آئے ہیں کہ اے اللہ! تو نے ایک دفعہ اپنی عبادت کا مزہ ہمیں چکھا دیا اب اس نعمت کو ہم سے واپس نہ لے لینا۔ ہمیں توفیق نہ دینا کہ ہم اس پیار کے تعلق کو تجھ سے توڑ لیں اور جو تیرے وصال کا مزہ ہمیں پڑ چکا ہے اس مزے کو فراموش کر سکیں بلکہ اے آقا اسے دوام بخشنا۔ اس جمعہ کی خاص نعمت اس کی خاص برکت کے صدقے ہم تجھ سے مانگتے ہیں کہ آئندہ اپنے گھر کے ساتھ ہمارا تعلق قطع نہ ہونے دینا۔ پس ہم اس ماحول، اس مقدس پیار کے ماحول کو تو وداع کر رہے ہیں جو خاص قسمت کے ساتھ سال میں ایک دفعہ نصیب ہوتا ہے، لیکن ان نیک تمناؤں کے ساتھ کہ اس ماحول کی برکتیں ہمارے ساتھ دائم رہیں گی اور وہ ہم سے بے وفائی نہیں کریں گی۔ وہ عبادت کے رنگ جو ہم نے سیکھے اس رمضان میں اور خصوصاً اس آخری عشرہ میں، وہ عبادت کے رنگ ہم سے بے وفائی نہیں کریں گے۔ ان دعاؤں اور التجاؤں کے ساتھ ہم اس خاص ماحول کو وداع کرنے کے لئے تیرے حضور حاضر ہوئے ہیں۔ ایک یہ لوگ ہیں جو جمعۃ الوداع کا خاص انتظار کیا کرتے ہیں اور خاص ولولوں اور امنگوں کے ساتھ خاص آرزوؤں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے وہ اس خاص موقع پر ان مقدس لمحات کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(خطبات طاہر جلد اول

نعمت قرآن

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں

”خدا تعالیٰ جو مجھے بہشت میں اور حشر میں نعمتیں دے تو میں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سناؤں“ (تذکرۃ المہدی جلد اول، صفحہ 246)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

ملیریا سے بچاؤ کے طریق

آج کل ہسپتال میں ملیریا میں مبتلا مریضوں کی ایک بھاری تعداد آ رہی ہے۔ اس ضمن میں درخواست ہے کہ احتیاطی تدابیر (مچھر مار سپرے۔ نالیوں اور جوہڑوں کی صفائی، مچھر دانیوں کا استعمال۔ لمبی آستینوں والی قمیضوں کا استعمال وغیرہ) کے علاوہ Chloroquine 250mg کی دو گولیوں کا ہفتہ وار استعمال ملیریا سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

(ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ سینئر میڈیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر Gastro Enterologist مورخہ 21/اگست 2011ء کو 11:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم میں اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب

امن وامان، بھائی چارہ اور برداشت سکھانے کا مہینہ

خدا کی رضا حاصل کرنے کا گر

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا گر اور طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے..... باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ......کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12‘13)

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ انسان چاہے کتنی نیکیاں کرے‘ روزے رکھے‘ صدقہ وخیرات کرے‘ نمازیں پڑھے‘ جب تک وہ بنی نوع سے‘ ہمسایوں سے‘ بہن بھائیوں‘ رشتہ داروں سے باہمی محبت واخوت اور ہمدردی وغمخواری کا سلوک نہیں کرتا‘ ان کے ساتھ صلح وامن سے نہیں رہتا‘ جھگڑوں کو ختم نہیں کرتا‘ صلح پر راضی نہیں ہوتا‘ اپنے بھائیوں اور قصور واروں کے گناہ نہیں بخشتا وآسمان پر خدا کو راضی نہیں کرسکتا۔

آج کے اس مادی دور میں جبکہ ہر سو نفسانفسی کا عالم ہے۔ بات بات پر جذبات مشتعل ہوتے اور لڑائیوں جھگڑوں پر نوبت پہنچتی ہے حتی کہ تعلقات قطع ہو جاتے ہیں اور رحمی رشتے (جن کو خدا تعالیٰ نے ہر صورت میں قائم رکھنے کا حکم دیا ہے) آنِ واحد میں ختم کردیئے اور توڑ دیئے جاتے ہیں۔کہیں بھائی بھائی کا دشمن اور خون کا پیاسا ہے تو کہیں میاں بیوی کے جھگڑے ہیں اور طلاقوں تک نوبت پہنچتی ہے کہیں ساس بہو کا جھگڑا ہے تو کہیں نند بھاوج کے اختلافات گھروں کو اجاڑنے پر تلے ہوئے ہیں۔کہیں ہمسائیوں کا چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں پر اختلاف اور جھگڑا ہے تو کہیں رشتہ داروں کے آپس میں اختلافات ناراضگیاں اور تعلقات کشیدہ ہیں کہیں لین دین کے جھگڑے ہیں تو اس صورت حال کے ہوتے ہوئے خدا کس طرح راضی ہوسکتا ہے جب تک اس کے بندوں سے اس کا معاملہ صاف نہ ہو۔اس لئے حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا یہ نسخہ اور گر ہمارے لئے نہایت مفید اور رہنما ہے کہ

’’جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 9 ص 408)

حقیقی بزرگی

حضرت اقدس مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ انسان اس وقت تک حقیقی بزرگ نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے بھائیوں کے گناہ نہیں بخشتا اور ان سے ویسے تعلقات قائم نہیں کرتا جیسے کہ ایک پیٹ سے پیدا ہونے والے دو بھائیوں کے ہونے چاہئیں خواہ وہ کتنی نمازیں پڑھے روزے رکھے اور نیکیاں کرے۔

ہمدردی وغمخواری کا ایک مطلب یہ بھی ہے گذشتہ سب تلخیاں بھول کر اپنے بھائیوں کے گناہ بخشیں‘ ان سے صلح کریں اور جھگڑے ختم کریں اور باہمی اخوت ومحبت اور پیار سے رہیں کہ یہی دین کا حقیقی تقاضا ہے۔اور قرآن کریم نے اس مفہوم کو یوں ادا فرمایا ’’مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں‘‘

اور آئندہ کے لئے آنخضرت ﷺ نے یہ تاکید اور نصیحت فرمائی کہ

جب کوئی روزہ دار سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو وہ آگے سے یہ جواب دے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے‘‘۔اس طرح لڑائی جھگڑے کو مزید تقویت نہیں ملے گے اور معاملہ حد سے آگے نہیں بڑھے گا اور وہیں ختم ہو جائے گا۔

☆ دوسرے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ ماہ لڑنے جھگڑنے کے لئے نہیں بلکہ آپس میں اخوت وبھائی چارہ قائم کرنے اور پیار ومحبت سے رہنے کا ہے۔ اس لئے آنحضور ﷺ نے لڑائی جھگڑا کرنے والوں کے سامنے خاموشی اختیار کرنے اور صبر کا حکم دیا ہے۔

صبر کا مفہوم

تو صبر کے مفہوم میں ہر قسم کا صبر مراد ہے جہاں روزے دار کو بھوک پیاس پر صبر کرنا پڑتا ہے وہاں اپنے نفسانی جذبات پر قابو کا صبر بھی مراد ہے اور برائیوں سے بچنا اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب بھی صبر میں شامل ہے

حضرت اقدس مسیح موعود صبر کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تاکید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 157)

اخوت وہمدردی

پس دین میں جھگڑے ختم کرنے‘ پیار ومحبت‘ اخوت وہمدردی اور غمخواری کرنے اور بھائی بھائی بن کر رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔آنخضرت ﷺ کی ہمیں یہ نصیحت ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو‘ بغض نہ رکھو‘ اور (قطع تعلق کرکے) ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو یا پیٹھ نہ پھیرو اور خدا کے بندے بن جاؤ اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

اسی اتحاد‘ محبت اور ہمدردی واخوت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

’’اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض‘ حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے ...... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کرلیا۔کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ ...... یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا‘‘

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 8۔407)

مزید فرمایا:

’’پس خدتعالیٰ چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے۔ انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جارہا ہے، امید ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں؟

جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔

مومن کے حقوق

...... دیکھو مؤمن کے مؤمن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے۔ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگذر سے کام لے۔خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 408)

’’ابھی وقت ہے کہ اپنی اصلاح کرلو ...... .جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کرے اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں ہوسکتا ....زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے‘‘

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 9۔408)

نیز فرماتے ہیں:

’’میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو...... یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں........ یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔تم کیوں صبر نہیں کرتے‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 136)

پس دلوں میں حسد رکھ کر اور سینے میں کینے پال کر اور بغض رکھ کر آپس میں لڑائی جھگڑے اور قطع تعلق کرکے ایک دوسرے کی ناراضگیاں مول لے کر صرف نماز‘ روزے اور صدقات سے خدا کو راضی نہیں کرسکتے۔خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی وہی حقیقی راہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود نے بتلائی ہے کہ اس کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں۔ دلوں سے بغض کینے اور حسد نکال کر بھائی بھائی بن جائیں اور اپنے تمام جھگڑے ختم کردیں اور آپس میں صلح کرلیں اور اپنے قصور واروں کے قصور معاف کردیں اور رمضان کے اس تقاضے کو بھی پورا کرنے والے ہوں تب خدا کی حقیقی رضا حاصل ہو گی اور حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پہلی چار روزہ بین الاقوامی ایم ٹی اے کانفرنس

12 ممالک سے 35 نمائندگان کی شمولیت، متفرق کاموں کی عملی ٹریننگ اور راہنمائی

اختتامی تقریب میں خلیفۃ المسیح کی شمولیت، ایم ٹی اے کے رضاکاران اور جماعتوں کو اہم ہدایات

مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے زیرِاہتمام پہلی بین الاقوامی ایم ٹی اے کانفرنس طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔ جس میں 12 ممالک سے 35 نمائندگان شامل ہوئے۔ یہ کانفرنس 22/اپریل تا 25/اپریل 2011ء منعقد کی گئی۔

اس پہلی بین الاقوامی ایم ٹی اے کانفرنس کے چار روزہ کامیاب انعقاد کے بعد 25/اپریل کی شام کو اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ انعامی سرٹیفیکیٹ تقسیم فرمائے اور خطاب فرماتے ہوئے ایم ٹی اے کے پروگرام بنانے اور اس اہم ذریعہ ابلاغ کے ذریعہ خدمات دینیہ بجا لانے کے بارہ میں نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد چیئرمین ایم ٹی اے محترم سید نصیر شاہ صاحب نے کانفرنس کی رپورٹ پیش کی جن ممالک سے نمائندوں کو کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

آسٹریلیا، بیلجیئم، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، آئرلینڈ، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ۔ کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایم ٹی اے کے لئے جو ممالک پروگرام بنا رہے ہیں ان کے نمائندوں کو قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملے کہ ایم ٹی اے کے تمام کام کس طرح سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

کانفرنس کا پروگرام

جمعہ کے روز نمائندگان کو ایم ٹی اے کے دفاتر اور سٹوڈیوز وغیرہ کا دورہ کروایا گیا۔ کیمروں کا صحیح استعمال، فوٹوگرافی اور وڈیوگرافی کے ساتھ ساتھ روشنیوں کے استعمال کے صحیح طریقے دکھائے اور سمجھائے گئے۔

ہفتہ کے روز پروگرام بنانے کے بارہ میں (Production Workshop) نشست ہوئی جس کے دوران نہ صرف پروگرام کی تیاری کے مراحل دیکھے اور سمجھائے گئے بلکہ ضروری احتیاطیں اور جماعت کی تعلیمات اور وقار کے مطابق عکاسی کا خیال رکھنے کی تاکید بھی شامل تھی مثلاً قرآن کریم کی آیات جب پیش کی جائیں تو ہمیشہ صحیح تلفظ، ادائیگی اور درست ترجمہ کا خیال رکھا جائے، خواتین شامل ہوں تو پردہ اسلامی طریق پر درست ہونا چاہئے۔

نشرواشاعت کے اداروں میں کام کس سلیقے سے کیا جاتا ہے۔ پھر ریکارڈ شدہ فلم کی درستی (Editing) اور Graphics کا موزوں استعمال اور ماحول کو اچھے طریق سے پیش کرنا۔ Set Design مشق میں شامل تھے۔

اتوار کے روز مزید موضوعات جن کا تعلق ٹیلیویژن پروگراموں کے تراجم، مختلف Channels پر ایک وقت میں متعدد زبانوں میں پروگرام پیش کرنا شامل تھا سے متعلق رہنمائی دی گئی اور نمائندگان کو مزید موضوعات سے رُوشناس کروایا گیا۔ مثلاً Website Hosting, Streaming اور فون کا استعمال پروگرام نشر کرنے کے لئے جس میں I-phone اور Blackberry شامل ہیں۔ بین الاقوامی خبروں پر کام، ان کی تیاری، Script لکھنا اور پیش کرنا بھی ایک موضوع تھا۔

نمائندگان کی تربیت اور مشق کے لئے انہیں بیت الفتوح کے بارہ میں تین سے چار منٹ کی وڈیو تیار کرنے کے لئے مقابلہ کروایا گیا۔ مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے نمائندگان کو چار ٹیموں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ٹیموں کے نام نُور گروپ، محمود گروپ، ناصر گروپ اور طاہر گروپ رکھے گئے تھے۔ رہنمائی کرنے کے لئے اور تربیت دینے کیلئے ایک گروپ ساتھ ساتھ کام کرتا رہا۔ اس گروپ کا نام مسرور گروپ رکھا گیا تھا۔ شروع میں کچھ لوگوں کو خیال ہوا کہ وہ اپنے اپنے ملک کے نمائندوں کے ساتھ کام کرنے میں خوشی محسوس کریں گے۔ مگر انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ہم آہنگی کے لئے ہر گروپ میں مختلف ممالک کے نمائندے شامل کئے جائیں۔ مقابلہ سخت تھا اور ہر گروپ کو صرف ایک کیمرہ، ایک Tripod stand، ایک مائیکروفون اور چند لیمپ (Lights) دیئے گئے تھے۔

دِن میں تو روزانہ مختلف پروگرام جاری رہے لہٰذا ٹیموں کو شام کے وقت اور رات گئے خاصی دیر تک اپنی مقابلہ کی Documentary پر کام کرنا پڑتا تھا اس طرح انہیں اوقات کی قربانی کی مشق کا موقع بھی ملتا رہا اور آپس میں تعاون کی روح کے ساتھ کام کرنے سے بھائی چارہ پیدا کرنے کی بھی اچھی مشق ہوئی۔ تمام ٹیم ممبر آپس میں خوب گھل مل کر کام کرتے رہے اور بہت ہی خوشکن اور برادرانہ ماحول میں تمام مراحل کی مشق کی گئی۔

اور پھر چاروں Documentaries جو تیار ہوئی تھیں وہ دکھائی گئیں۔ حضورانور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ منتظمین کے فیصلہ کے مطابق نور گروپ Documentary کے مقابلہ میں اوّل قرار پایا تھا۔ اس لئے انہوں نے درخواست کی کہ حضورِانور ازراہ شفقت اِس ٹیم کے ممبران کو انعامی سرٹیفیکیٹ عطا فرمائیں۔ اِس تقسیم انعامات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اِس اختتامی تقریب میں ایم ٹی اے کے تقریباً 120 کارکن اور 35 کارکنات نے شمولیت کی سعادت پائی۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ اور جماعت کے مرکزی نمائندگان بھی تقریب میں شامل ہوئے۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور نے فرمایا کہ آج آپ سب جو مختلف ممالک سے ایم ٹی اے کی کانفرنس کے لئے یہاں جمع ہیں، چیئرمین صاحب ایم ٹی اے نے اِس موقع کے لئے پیغام دینے کے لئے اور کچھ الفاظ کہنے کے لئے کہا تھا۔

حضورانور نے فرمایا کہ پیغام تو میں آپ کو ایم ٹی اے کے سالانہ ڈنر کے موقع پر دے چکا ہوں وہ آپ سب نے پڑھ بھی لیا ہوگا۔ میں نے کہا تھا کہ اسی پیغام کو اپنے Brochere میں چھاپ دیں۔ ایم ٹی اے کے رضاکار جو مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں (زیادہ کام کرنے والے رضاکار ہی ہیں) انہیں اسے پڑھ کر اپنے کام کی اہمیت کا اندازہ ہوگیا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے جب یہ وعدہ فرمایا کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں تو ایسے لوگوں کی فوج بھی آپ کو عطا فرما دی جو آپ کے ساتھ چلتی رہی۔ (رفقاء) حضرت مسیح موعود نے احمدیت کی (دعوت) اور پیغام پہنچانے کا کام اپنے طور پر کیا تھا، اس وقت کوئی باقاعدہ (مربیان) کا نظام موجود نہیں تھا۔ نہ کوئی باقاعدہ جامعہ تھا جہاں (مربیان) کو مختلف علاقوں میں بھجوانے کے لئے تربیت دی جاتی۔ یہ (رفقاء) ہی تھے جو حضرت مسیح موعود کے پیغام کو آگے پہنچاتے تھے۔ اوّل تو یہ کام حضرت مسیح موعود نے خود براہ راست کیا۔ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھیں، اپنے ہاتھ سے اشتہارات لکھے، بیس ہزار اشتہارات لکھے اور بھیجے۔ خطوط کی تعداد بھی بے انتہا ہے جن سے آپ (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔ آپ کے (رفقاء) ان کتب اور اشتہارات کے ذریعہ آگے پیغام پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سے دو اور دو سے چار اسی طرح تعداد بڑھتی چلی گئی۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ مُیں تیرے ساتھ ہوں تو ایسے لوگ بھی عطا فرما دیئے اور یہی لوگ پھر اللہ تعالیٰ کے الہام کے مطابق ان لوگوں میں شامل ہو گئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرے پیاروں کے ساتھ بھی ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بن گئے اور ان کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے پھل لگائے اور

یہ سلسلہ اس طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ بعد میں جماعتی لٹریچر میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ با قاعدہ (مربیان) کا نظام بنا۔ جس کے ذریعہ پہلے ہندوستان میں اور پھر ہندوستان سے باہر ممالک میں (مربیان) پھیلتے چلے گئے۔ پھر اس (دعوت الی اللہ) کے نظام کو مزید وسعت دینے کے لئے افریقن ممالک میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی سکول کھولے گئے۔ پھر کلینک (Clinic) کھولے گئے۔ ڈاکٹروں نے اور ٹیچروں نے یہ پیغام پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیغام آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر نئے زمانے کی ایجادات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ موقع بھی عطا فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ایک نیا انقلابی دور شروع ہو گیا۔ پہلے ہفتے میں چند گھنٹے کے لئے اور پھر یہ پروگرام بڑھتا چلا گیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی نشریات چوبیس گھنٹے چل رہی ہیں۔ مختلف زبانوں میں پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ مختلف سیٹیلائٹ (Satellites) پر آ رہے ہیں اور جب بات کرتے ہوئے دوسروں کو بتایا جائے کہ اس طرح ہمارے پروگرام مختلف زبانوں میں پیش کئے جا رہے ہیں اور مختلف Satellites کے ذریعے نشر ہو رہے ہیں۔ شمالی امریکہ کیلئے، جنوبی امریکہ کے لئے، افریقہ کے لئے، ایشیا کے لئے، مشرق بعید کے لئے مشرق وسطیٰ کے لئے، یورپ کے لئے اور چوبیس گھنٹے چل رہے ہیں اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اکثر اس پروگرام کو چلانے والی ٹیم ہمارے رضا کاروں پر مشتمل ہیں۔ اور پھر کوئی اشتہارات یا ایسے پروگرام نہیں ہیں جن کے ذریعہ کمائی ہوتی ہو بلکہ چلانے والے بھی رضا کار اور چلانے کے لئے جو اخراجات ہیں وہ بھی افراد جماعت طوعی طور پر چندہ کے ذریعہ دیتے ہیں تو یہ بات باہر کے لوگوں کے لئے بڑی حیران کن ہوتی ہے کہ کس طرح آپ لوگ یہ چلا رہے ہیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا کہ میں تیرے ساتھ ہوں' تو ہر لحمہ ہر وقت اس کا ثبوت بھی مہیا فرماتا چلا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ جیسا میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو میرا پیغام آپ کے لئے تیار کردہ بروشر (Brochure) میں چھاپا گیا ہے اور آپ میں سے ہر ایک کو دیا گیا ہے اس میں میں نے کہا تھا کہ آپ کی بہت بڑی اہمیت ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ہدایت کی (اشاعت کی) تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا تھا۔ ہدایت کامل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت نازل ہونے سے۔ وہ مکمل ہوئی اور اس مکمل کام کو آگے بڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ زمانہ ہے جس میں ہر ذریعہ استعمال ہو رہا ہے۔ پس آپ لوگ اس ہدایت کو پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ اب مختلف پروگرام ہیں جو ایم ٹی اے پر آتے ہیں۔ جیسے Faith Matters ہے۔ Real Talk ہے۔ راہِ ھُدیٰ ہے۔ الحوارُ المباشر ہے۔ بنگلہ پروگرام Live ہے۔ شوتر شوندھانے (Shotter shondhane) تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے یہ سب پروگرام چل رہے ہیں۔ مثلاً Real Talk ہمارے واقف نو ایم ٹی اے کے کارکن غالبؔ ہیں اِنہوں نے بڑی ہمت سے اِس پروگرام کو چلایا ہے۔ بظاہر لوگوں کی نظر میں یہ اِتنے کوئی تجربہ کار یا Professional نہیں ہیں۔ لیکن جس طریقے سے یہ پروگرام کو Conduct کرتے ہیں اور پھر سوال جواب ہیں، لگتا ہے کہ بڑا لمبا عرصہ اِنہوں نے کہیں تربیت حاصل کی ہے۔ ایک لحاظ سے تو یہ ناپختہ (Raw Hand) تھے لیکن اتنا Professionalism ہے کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کے، تو اس طرح اللہ تعالیٰ نوجوانوں کے ذریعہ سے مدد فرما رہا ہے۔ پھر Faith Matters ہے اس میں مختلف لوگ ہیں جنہیں کبھی اس طرح نہ تو Panel میں بیٹھ کر کام کرنے کا کوئی تجربہ تھا، نہ ہی پروگرام پیش کرنے اور Conduct کرنے کا کوئی تجربہ تھا لیکن بڑی کامیابی سے کر رہے ہیں۔

اسی طرح راہِ ھدیٰ ہے۔ شروع میں Panel والے بھی اور سوال کرنے والے بھی لگتا تھا کہ گھبرائے ہوئے ہیں مگر آہستہ آہستہ اتنا مشہور ہوا اور اتنی اس پروگرام میں Perfection آ گئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوں لگتا ہے کہ کئی سال کی تربیت حاصل کر کے یہ ان پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمن کا، مخالفین کا منہ بند کیا ہے۔

اسی طرح اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر عربی میں Live پروگرام بھی اچھا چل رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلے دو سالوں میں جو یہ Live پروگرام شروع ہوئے ہیں، ہر پروگرام ختم ہونے پر ان علاقوں سے اور ان زبانوں کے بولنے والوں کی طرف سے بیعتوں کے خطوط بھی آتے ہیں۔ ٹیلیفون اور فیکس کے ذریعہ سے بھی بیعت کرتے ہیں۔ مزید معلومات بھی لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ سے (دعوت الی اللہ) کا ایک وسیع میدان کھل گیا ہے۔

ابھی ایک نیا پروگرام شروع ہوا ہے اس کا نام "Beacon of Truth" رکھا ہے۔ جامعہ کے نوجوان لڑکے اس پر کام کر رہے ہیں۔ انہیں بالکل کوئی تجربہ نہیں، کوئی ٹریننگ نہیں۔ ان کو بلایا گیا، Panel میں بٹھا دیا گیا۔ اس میں سے ایک کو کہا گیا کہ سوال پوچھو، چند دوسرے لوگ اور نوجوان سامنے بیٹھ گئے اور انہوں نے اس قسم کے سوال پوچھنے شروع کئے جو نوجوانوں کے ذہنوں میں اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن نوجوانوں کو Panel میں بٹھایا گیا تھا انہوں نے بہت اچھے جواب دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ نوجوانوں میں یہ بھی شوق پیدا ہو رہا ہے کہ سوال و جواب کی عادت ڈالیں، خود اعتمادی پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ جو پروگرام مَیں نے دیکھا ہے اس میں جامعہ کے ان نوجوانوں نے بڑے اعتماد سے جواب دیئے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اِنہوں نے بڑی تربیت حاصل کی ہوئی ہے تجربہ کار علماء کی طرح بعض جواب دیئے ہیں۔ تو یہ بھی ایک ایم ٹی اے کا تحفہ ہے اور خوبصورتی ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کو ملی ہے کہ نوجوانوں میں دینی علم حاصل کرنے اور اسے آگے پھیلانے کا یہ شوق پیدا ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہر ملک میں ایسے لوگ پیدا فرما دیئے ہیں۔ مختلف زبانیں بولنے والے ہیں جو ایم ٹی اے کے مددگار بن گئے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کے مددگار بن گئے ہیں اور دنیا میں پیغام پہنچا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کا یہ جو سارا نظام چل رہا ہے، اس کو چلانے والے زیادہ تر رضا کار ہیں۔ چند ایک مستقل ملازم ہیں۔ اب آگے واقفینِ نو آ رہے ہیں۔ ان کو بھی شامل کیا جا رہا ہے اور وہ بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔ مگر عموماً ساری دنیا میں ہمارے پروگراموں کو ہمارے رضا کار ہی چلا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ آپ سب ہمیشہ یاد رکھیں، خواہ آپ رضا کار ہیں یا مستقل ملازم ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو اس زمانہ کے امام کے سپرد خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ وہ کام کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص فرستادہ کا کام ہے جس کے نتیجے میں دنیا میں تو صرف دنیاوی فائدے ملتے ہیں۔ یہ کام ایسا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی آپ لوگ جذب کر رہے ہیں۔ یہ نہ سوچیں کہ ہمارے اندر Professionalism (اتنی لیاقت و مہارت) نہیں ہے تو یہ پروگرام کیسے بن سکیں گے۔ جب آپ نے ہمت کی ہے تو اچھے پروگرام بنے ہیں۔ پہلے امریکہ سے پروگرام بن کر نہیں آتے تھے پھر یہاں سے ایک ٹیم گئی اور انہوں نے وہاں لوگوں سے مل کر دو تین پروگرام بنائے۔ اس کے بعد اب وہاں پر بھی اچھے پروگرام بن رہے ہیں۔ ہر لحاظ سے بڑے اعتماد کا اظہار ہوا ہے۔ پیش کرنے والا بھی خود اعتمادی سے بول رہا ہے اور ہر لحاظ سے کام کرنے والوں میں بھی اعتماد نظر آ رہا ہے۔ کسی لحاظ سے بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان پروگراموں میں کوئی کمی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ بہت سے دوسرے Chanels پر جو پروگرام آ رہے ہیں۔ اِن کا پروگرام ان سے بہتر ہے اور لگتا ہے کہ ان لوگوں میں ان سے زیادہ Professionalism ہے۔ کسی کو گھبرانے یا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ بعض دفعہ مقامی جماعت کی انتظامیہ کی طرف سے بعض وجوہات کی بنا پر آپ کو ہو سکتا ہے کہ ایسا لگے کہ روکیں ڈالی جا رہی ہیں یا یہ کہ آپ کی بات نہیں مانی جا رہی۔ اس کے باوجود آپ پریشان نہ ہوں بلکہ یاد رکھیں آپ کو ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہئے۔ کام کے پیچھے پڑے رہیں، تھکنا نہیں اور پھر وہ وقت آئے گا کہ آپ دوسروں کو قائل کر لیں گے۔ پھر مرکز سے بھی آپ رہنمائی لے سکتے ہیں کہ جو ہدایات آپ کو ملی تھیں کس طرح انہیں آپ نے آگے بڑھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں جیسا کہ چیئرمین صاحب نے ابھی رپورٹ میں بھی بتایا مختلف گروپ بنے اور آپ نے آپس میں تبادلہ خیال بھی کیا ہوگا۔ مختلف مسائل جن کا سامنا ہوتا ہے ان پر بھی تبادلہ ہوا ہوگا۔ کچھ سیکھا ہوگا کچھ سکھایا ہوگا۔ تو یہ چیزیں سب کے لئے جو یہاں شامل ہوئے امید ہے بہت فائدہ مند ہوں گی اور آئندہ ایک نئے جذبے سے اپنے اس کام کو آپ آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا بعض ممالک سے تو محض خانہ پری کے لئے افراد کو بھجوا دیا گیا مگر بجائے اِس کے کہ یہاں (انہیں) نام لے کر شرمندہ کیا جائے یہاں جو بھی انہوں نے دیکھا ہے امید ہے واپس جا کر وہ اس مقصد کو آگے بڑھائیں گے اور کام کو صحیح رنگ میں سیکھنے کی کوشش کریں گے۔

آئندہ بننے والے پروگراموں کے بارے میں رہنمائی عطا فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسے پروگرام بھی بننے چاہئیں جن میں غیروں کے لئے بھی جاذبیت ہو۔ مختلف طریقے ہوتے ہیں لوگوں کو قریب لانے کے۔ ایک دفعہ آپ اپنے Channel سے کسی کا تعارف کروا دیں گے اور تعلق قائم کروا دیں گے پھر مزید تعلقات آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ایسے پروگرام بھی ہونے چاہئیں جیسا کہ جماعت کی سرگرمیاں ہیں۔ مثلاً جماعت کی طرف سے جو تحریک کی گئی ہے یورپ، امریکہ، کینیڈا میں امن عامہ کے قیام اور (دین حق) کی پُر امن تعلیم کو پھیلانے کے لئے جو مختصر دو ورقے تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ اس کی وِڈیو ریکارڈنگ کر کے Documentary کی طرز پر فلم بنائی جائے یا خبر کی طرز پر پیش کیا جائے یا اس طرز کی یہ فلم بنائیں، اتنی معیاری اور عمدگی سے پیش کریں کہ دوسرے Channel بھی اسے دکھانے کی پیشکش کریں۔ جو Channel مذہبی تعصّبات نہیں رکھتے وہ اِس قسم کے پروگراموں کو دکھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایم ٹی اے والے ایسے پروگرام بھی بنائیں، اِس نہج پر سوچ کے ساتھ کہ دوسرے Channels کے

لئے بھی وہ پروگرام دلچسپی کا باعث ہوں۔اور یہ کوئی مشکل نہیں۔اگر آپ چاہیں تو یہ ہوسکتا ہے۔پھر دنیا کا جو Media ہے ان کے ساتھ براہِ راست آپ کا تعلق پیدا ہو جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے علم ہے کہ بعض روکیں موجود ہیں۔ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو موقع نہ دیں مگر آپ مستقل مزاجی سے لگے رہیں گے،کوئی معیاری پروگرام بنا کر دکھائیں گے تو میڈیا کی بھی اور ان لوگوں کو بھی توجہ آپ کی طرف مبذول ہوگی جو آپ کو نا تجربہ کار اور پیسے کا زیاں کرنے والے فیلڈ میں نووارد سمجھتے ہوئے اس وقت توجہ کے قابل نہ سمجھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی صورت ہوسکتی ہے کہ اگر مقامی طور پر رکاوٹ ہو تو پروگرام کا خاکہ تیار کر کے مرکز میں بھیج دیں پھر یہاں دیکھا جائے کہ اسے مکمل کرنے کی کیا صورت ہو گی۔یا نوجوانوں میں سے جو تخلیقی قابلیت رکھتے ہوں وہ پروگرام کے خدوخال تیار کر لیں اور مرکز میں بھجیں۔ یہاں سے ہدایت لوکل جماعت کو بھیجی جاسکتی ہے کہ فلاں Synopsis اِس قابل ہے کہ اس کی طرف توجہ دیں اور پروگرام کو مکمل کرنے کا انتظام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اِس طرح مختلف طریقے ہیں۔اگر آپ اِن کو اختیار کریں تو انشاءاللہ اچھے پروگرام بھی بن سکتے ہیں اور میڈیا میں تعارف حاصل کرنے کے راستے بھی کھل سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب مختلف ملکوں میں نوجوانوں کو آگے آنے کی دعوت دی گئی تو پتہ چلا کہ ہر ملک میں لیاقت رکھنے والے نوجوان موجود ہیں صرف صحیح استعمال کی ضرورت ہے۔آپ خود بھی اپنی صلاحیتوں کو جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ استعمال میں لائیں اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو اور جاننے والوں کو جن کی قابلیتوں کا آپ کو علم ہے،اس سمت میں انہیں آگے لائیں اور متعارف کروائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ دلچسپی کے پروگرام بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ساری چیزیں ہیں، اگر آپ اِن پر عمل کریں اور اپنے اپنے ممالک میں جا کر ایک نئے جوش اور جذبے کے ساتھ اپنے بڑوں کو بھی قائل کریں اور نئے جذبوں کے ساتھ پروگرام بنانے کی کوشش کریں تو صرف یہی نہیں کہ جماعتی معمول کے مطابق جو سالانہ کیلنڈر پر جماعتی تقاریب ہوتی ہیں انہیں آپ نے ریکارڈ کر لیا تو آپ کا کام مکمل ہو گیا بلکہ اِس سے بہت بڑھ کر آپ لوگ کام کر سکتے ہیں۔کینیڈا میں اگر رضا کار کام کر رہے ہیں تو وہاں وقف نو کا ایک کم از کم مستقل کارکن بھی ہے یا مل کر اچھے پروگرام بن سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں برطانیہ میں ایک تو ایم ٹی اے کا مرکزی ادارہ ہے۔دوسرے برطانیہ کی جماعت میں بھی قابلیت رکھنے والے نوجوان ہیں۔انہیں بعض دفعہ مرکزی کاموں کے لئے دعوت دی جاتی ہے تو وہ بہت اچھا کام کر کے دکھاتے ہیں۔تو مختلف طریقوں اور وسائل کو استعمال کر کے جب آپ پروگرام بنائیں گے تو صرف ایک روایتی طرز کے پروگرام ہی نہیں بن رہے ہوں گے بلکہ آہستہ آہستہ اپنی طرف لوگوں کی توجہ کھینچنے والے ہوں گے اِسی طرح جماعت کا تعارف بڑھے گا اور پھر تعارف کے بعد آپ (دعوت الی اللہ) میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور یہی مقصد ہے ایم ٹی اے کے جاری کرنے کا۔لیکن اِس کو کس طرح لوگوں تک پہنچانا ہے،اس کے مختلف ذریعے ہیں اور اس کے لئے نئے راستے آپ لوگوں نے دریافت کرنے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔اور نئے سرے سے اپنی اِس پہلی کانفرنس سے واپس جا کر ایک نیا جذبہ اور جوش ہر معیار پر نظر آ تا ہو۔کیمرہ مین ہوں یا Production ہو یا Graphics یا اور مختلف ٹیلیویژن سے متعلقہ شعبوں میں آپ جا کر تلاش کریں اور انشاءاللہ ضرور آپ کو اِن شعبہ جات میں دلچسپی رکھنے والے مل جائیں گے۔ایک نئے جذبے اور جوش کے ساتھ ٹیم کو بڑھاتے چلے جائیں اور نئے نئے پروگرام بنائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد حضور انور کے ساتھ مختلف گروپ فوٹو کھینچے گئے اور عشائیہ کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

ماہ رمضان کے روزوں کی امتیازی شان

قمری تقویم میں رمضان سال کا نواں مہینہ ہے۔ اسے تمام مہینوں پر امتیازی حیثیت حاصل ہے کیونکہ قرآن کریم کے نزول کا آغاز رمضان کے آخری عشرہ میں ہوا۔رمضان کے روزوں کی فرضیت سن 2 ہجری میں ہوئی۔اس سال جنگ بدر ہوئی (17 رمضان 2 ہجری) جسے یوم الفرقان (الانفال :42) کہا گیا ہے فرمایا اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جب کہ تم کمزور تھے (آل عمران :124) عجیب اتفاق ہے کہ فتح مکہ بھی 10 رمضان 8 ہجری کو ہوا۔

آخرین کے دور میں خسوف وکسوف کا نشان بھی رمضان میں ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے ”مجھ پر اعتراض کیا گیا کہ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے اور پھر رمضان ہی میں کیوں رکھا جاتا ہے؟............

دیکھو ہماری کتاب قرآن شریف روزہ کا حکم دیتی ہے تو اس کی وجہ بھی بتاتی ہے کہ کیوں روزہ رکھنا چاہئے لعلکم تتقون روزہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے بچ جاؤ گے اور سکھ پاؤ گے۔رمضان ہی میں کیوں رکھیں؟اس کی وجہ بتائی شھر رمضان .... (البقرہ :186) چونکہ اس میں قرآن نازل ہوا۔ یہ برکات الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے اس لئے وہ اصل غرض جو لعلکم تتقون میں ہے حاصل ہوتی ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 103)

رمضان کے روزوں کی ایک امتیازی شان قبولیت دعا ہے حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود اور سب خلفاء کرام کی متعدد ایمان افروز تحریرات جو ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہیں اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں بطور نمونہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

”فرمایا و اذا سالک عبادی .... کہ جب میں نے اپنے بندوں کو یہ بتایا کہ تم پر بڑے انعامات نازل ہوں گے بڑا فضل ہوگا اور تم خدا کے مقرب بن جاؤ گے تو اس پر میرے بندے کہیں گے کہ ہمارا رب تو محض کبریائی ہے۔محض پاکیزگی ہے۔رفیع الدرجات ہے۔تمام صفات حسنہ سے متصف ہے کمال تام اسی کو حاصل ہے اور وہ اتنا ارفع اور اعلیٰ ہے کہ اس کی رفعتوں تک ہمارا تخیل بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی اس کی رفعتوں کی کوئی انتہاء ہے لیکن جب ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں تو اپنے کو خطا کار، گناہ گار اور نہایت ضعیف پاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے درمیان اور ہمارے رب کے درمیان لامتناہی فاصلے پائے جاتے ہیں۔ کیا ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوسکتا ہے؟ فرمایا جب میرے بندے تجھ سے اس معاملہ کے متعلق سوال کریں تو تم انہیں کہہ دو کہ بے شک تم کمزور بھی ہو۔تم گناہ گار بھی ہو۔تم خطا کار بھی ہو۔ میں تمام بلندیوں کا مالک اور تمام رفعتیں میری طرف ہی منسوب ہوتی ہیں لیکن میری ایک اور صفت بھی ہے اور وہ یہ کہ ان اللّٰہ یغفر .... (الزمر :54) کہ اگر میں چاہوں تو مالک یوم الدین ہونے کی وجہ سے اپنے بندوں کے تمام گناہوں کو بخش بھی دیا کرتا ہوں اور جب گناہ میری مغفرت کی چادر کے نیچے چھپ جائیں تو پھر میرے اور تمہارے درمیان جو گناہوں کے فاصلے ہوں گے وہ مٹ جائیں گے اور میں خود آسمانوں سے اتروں گا اور تمہارے قریب آ جاؤں گا اور تمہیں اپنا مقرب بنا لوں گا اجیب دعوۃ الداع .... اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ تم دعا کرو گے تو میں اسے قبول کر لوں گا تا کہ دنیا یہ نہ کہہ سکے کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے وہ (دین حق) کی تعلیم پر عمل کرنے کی برکت سے حاصل ہوا ہے یہ محض تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔اس قرب کی دلیل مہیا کرنے کے لئے میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا تا کہ دنیا یقین کر لے کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ تم اللہ کے فضلوں کے وارث ہو۔ واقعی سچا ہے۔ اگر تم گریہ وزاری اور عجز و انکسار اور تذلل کے ساتھ میرے سامنے جھکتے رہو گے تو دنیا اجیب دعوۃ الداع .... کے نظارے بھی دیکھتی چلی جائے گی............

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان سے ......اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے اور جب اس کی رحمت جوش میں آئے تو ہمارے گناہوں کی طرف وہ نہ دیکھے بلکہ اپنی رحمت کے جوش میں ہم پر رحمت کے بعد رحمت، فضل کے بعد فضل اور برکت کے بعد برکت نازل کرتا چلا جائے اور وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی عبادت پر استقامت کے ساتھ قائم رہیں اور ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ایک دفعہ ہمارے دلوں میں اپنی محبت کی چنگاری جگا کر پھر اسے کبھی نہ بجھنے دے بلکہ یہ آگ بڑھتی ہی چلی جائے۔اے اللہ ایسا ہی کر۔آمین“

(خطبات ناصر جلد اول ص 62 تا 66)

رمضان کے روزوں کی امتیازی شان یہ بھی ہے کہ اس کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں قبولیت دعا کی ایک خاص گھڑی آتی ہے جسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ (القدر :4)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔”قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں اول تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے زمانہ میں وہ آیا جب کہ ملائکہ کا نزول ہوا کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائکہ اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔

سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کو کہتے کہ ارحنا یا عائشۃ یعنی اے عائشہ مجھ کو راحت وخوشی پہنچا اور بعض وقت آپؐ بالکل دعا میں مصروف ہوتے .... جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے۔ یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔“

(الحکم 31 اگست 1901ء صفحہ 13، 14) (بحوالہ تفسیر سورۃ الطّور تا سورۃ الناس جلد ہشتم بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود ص 432-433)

میرے سسر محترم سید رفیق احمد شاہ صاحب

و۔حنیف

مکرم ومحترم سیّد رفیق احمد شاہ صاحب 20 مارچ 2011ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

جب میں پیدا ہوئی تو ان کی بھتیجی بن کر پیار سمیٹا۔ 22 سال قبل انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بنا لیا اور 22 سالوں میں مجھے محسوس نہ ہونے دیا کہ میرے حقیقی والدین میرے پاس نہیں ہر موقع پر ایک خاص لگاؤ کا اظہار تھا کہ میری شادی کیلئے کپڑوں اور زیور کا انتخاب، ڈیزائننگ کے مشورے اور رنگوں کیلئے انتخاب میں گھر والوں کی بھرپور مدد کی بلکہ گھر والوں کے مطابق ابا جی کی رائے کو ہی اہمیت دی گئی کہ وہ ہر لحاظ سے مکمل تھی۔

شادی کے بعد میری زندگی کا نیا سفر شروع ہوا۔ ان کی عادت تھی کہ تہجد کے وقت سب کے کمروں پر دستک دے کر جگاتے۔ گھر کے ساتھ جب تک بیت نہ بنی تھی تمام خاندان کا گھر میں ہی باجماعت نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن کریم سے فضا کو معطر کرنا۔ یہ روحانی ماحول میرے میکے میں بھی خدا کے فضل سے موجود تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہاں صرف ہمارا گھر تھا یہاں گاؤں میں تین چچا کی فیملی بھی شامل ہوتی۔ ترجمۃ القرآن میں نے شادی سے قبل والدہ سے مکمل پڑھا اور آپ نے اس طرح سمجھایا کہ کئی نکتے واضح ہو گئے۔

آپ کی بہت سی یادیں زندہ ہیں بچوں کی پیدائش سے قبل ہر طرح سے خیال رکھنا تہجد کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھوں سے پکا کر میرے لئے لانا، دودھ کا گلاس بھر کر دینا کہ بھوک لگی ہوگی۔ زیادہ خوراک کی ضرورت ہے۔ اس قدر اصرار کرنا کہ دل نہ چاہنے کے باوجود مجھے لینا پڑتا۔ ہومیو دوائیوں میں تسہیل ولادت کی دوائیں دعاؤں کے ساتھ کھلانا۔ کیا کیا یاد کروں۔

مجھے تو آج بھی رات تہجد کے وقت اپنے گھر کے کمروں میں یونہی محسوس ہوتا ہے کہ ابا جی اپنی نماز میں گڑگڑا کر خدا کے حضور دعا گو ہیں۔ خلافت احمدیہ کی ترقی، مربیان کی کامیابی، بیماروں، طالبعلموں کے لئے اور اللّٰھم اھد قومی جیسی دعائیں جو اجتماعی دعائیں تھیں ان کے بعد دوسری دعائیں۔

میں خوش قسمت ہوں کہ میری اولاد نے ان کی دعاؤں اور عملی نمونے کے حصار میں تربیت پائی۔ مجھے اپنے بچوں کی تربیت میں، خلیفہِ وقت کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ ابا جی کے نمونہ سے مدد ملتی رہی۔ بچیوں کو سکول لے جاتے اور لاتے وقت راستے میں اچھی باتیں، دعائیں سکھانا اور درود شریف پڑھنے کی عادت آج بھی میری بچیوں میں موجود ہے۔

میری بچیاں 1 تا 5 سال کی عمر میں تھیں کہ میرے خاوند اعلائے کلمہ حق کیلئے افریقہ تشریف لے گئے۔ قدرتی طور پر بچیاں کچھ عرصہ تک بے چین رہیں۔ لیکن انہوں نے اس قدر پیار سے سمیٹا کہ سب محلے والے بھی آپ کو پوتیوں والے بابا جی کہتے تھے۔ کسی کو گود میں، کسی کو انگلی تھامے تحریکِ جدید لان میں لے جانا۔ ان کے ساتھ خود بھی کھیلنا، سائیکل چلانا سکھانا۔ خود کیونکہ ریٹائرڈ ٹیچر تھے بچیوں کی علمی معاملات میں بھرپور مدد کرتے۔ واقفاتِ نو بچیوں کو تقاریر کے لئے کتب مطالعے کے لئے دیتے کہ پڑھ کر اپنے خیالات پوائنٹس کی صورت میں لکھیں اور پھر تقریر کریں، غرض دینی، علمی اور اخلاقی ہر لحاظ سے محافظ اور نگران ہونے کا حق ادا کیا۔

سیرالیون جاتے ہوئے میرے خاوند مکرم سیّد حنیف احمد قمر صاحب حضورِ انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے پہلے لندن گئے وہاں ان دنوں (1994ء) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ترجمۃ القرآن اور ہومیو پیتھی کی کلاسز MTA پر لے رہے تھے میرے خاوند کو بھی اس میں شرکت کی اجازت حضور انور نے مرحمت فرمائی ابا جی لائبریری میں یہ کلاس دیکھنے جایا کرتے تھے جب اپنے بیٹے کو اس کلاس میں دیکھا اور گھر آئے تو شدت جذبات سے رندھی ہوئی آواز میں بتایا کہ آج میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میرا بیٹا خلیفہِ وقت کے قدموں میں بیٹھا ہوا MTA پر نظر آیا یہ وقف کی برکت ہے اور شکر کا مقام ہے خدا کا بہت شکر کریں۔

ہم سیرالیون گئے تو ایک سال بمشکل گزرا تھا کہ آپ جلسہ سالانہ یوکے پر تشریف لے گئے اور وہاں سے اجازت لے کر ہمارے پاس ایک ماہ کے لئے سیرالیون آئے کہ میں بچیوں کے بغیر بہت ادھورا ہوں۔ جب تک صحت نے اجازت دی۔ جلسہ یوکے میں شمولیت کی۔ ایک بار کسی نے کہا کہ MTA پر جلسہ بڑے آرام سے دیکھا جاتا ہے تو بڑے جوش سے بولے کہ جلسہ تو دیکھا جاتا ہے لیکن خلیفہ وقت سے جو ملاقات ہوتی ہے اور جب حضور انور سے معانقہ ہوتا ہے تو سارا سال اس کی ٹھنڈک سینے میں محسوس کرتا ہوں اس کا نعم البدل MTA تو نہیں ہے نا۔

بیت المبارک میں عصر کے بعد بچوں کو تعلیم کلام پاک دیتے تھے۔ ترجمہ پڑھنے کی عمر کی بچیاں میرے پاس گھر بھجوا دیتے۔ اس زمانے سے آج تک یہ برکت میرے گھر میں ہے کہ عصر کے وقت ہمارے گھر کا دروازہ کھلا ہے۔ بچے تعلیم القرآن کے لئے جب چاہیں آئیں۔

طبیعت میں اتنی نرمی تھی اور پڑھانے اور سمجھانے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ میری بچیاں بعض دفعہ میری طبیعت سے ڈرتے ہوئے میری بجائے ابا جی سے پڑھنے کو ترجیح دیتی تھیں۔ پڑھانے کے دوران ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے اپنے جامعہ کے زمانے کے دلچسپ واقعات سناتے اور تھکن دور کرنے کے لئے بچوں سے ہنسی مذاق اس طرح کرتے کہ بچوں کو احساس بھی نہ ہوتا کہ ہم تین تین گھنٹے سے اس کام میں مشغول ہیں۔ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کہتے کہ ایک مضمون پڑھتے پڑھتے تھک جائیں تو دوسرا مضمون پڑھ لیں۔ مزاج بدلنے سے تھکن ختم ہو جاتی ہے۔

بڑی بچی نے قرآن حفظ کیا تو رمضان میں بیت المبارک میں تراویح پڑھنے لے جاتے کہ قرآن سن کر بھی دوہرائی ہو جائیگی۔ بچوں نے سکول کی طرف سے ٹرپ پر جانا ہے تو جب تک بس روانہ نہ ہو وہیں دعاؤں میں وقت گذارنا اور دعاؤں کے ساتھ قافلے کو روانہ کرنا۔ وقت ضائع کرنا بالکل بھی پسند نہ تھا۔ اپنی آخری بیماری کے ایام میں جب خود مطالعہ نہ کر سکتے تھے تو مجھے یا بچیوں کو کہتے کہ مجھے کتاب پڑھ کر سنائیں۔ تو جماعتی فیصلہ کے مطابق مقرر کردہ روحانی خزائن کی جلد پڑھ کر سنائی جاتی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بچیوں کو کہتے کہ میرے پاس بیٹھ کر کرو۔

وفات سے 8 دن قبل Coma میں چلے گئے روزانہ 4 گھنٹے میری وہاں رکنے کی روٹین تھی۔ اس دوران روزانہ میں ایک بار سورۃ یٰسین اور پھر دعائیہ آیات بہ آواز تلاوت کرتی تھی۔ وفات سے ایک روز قبل میں نے تلاوت شروع کی تو آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ میں نے السلام علیکم کہا۔ سر ہلا کر جواب دیا میں نے پوچھا پڑھوں؟ سر کے اشارے سے ہی جواب دیا کہ ہاں۔ میں پڑھتی رہی میری طرف آنکھیں کھول کر دیکھتے رہے۔ مشینیں ساری اسی طرح اپنا کام کر رہی تھیں ہاسپٹل جانے سے شروع ہی سے گھبراتے تھے۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے تو اسے ہی ترجیح دیتے تھے میں نے کہا ابا جی 6 دن ہو گئے یہاں لیٹے۔ اب گھر چلیں تو اشارے سے ہی کہا ہاں۔ میں دعائیں پڑھ کر پھونکتی رہی اور سٹاف کی ہدایت پر تیل کا مساج بھی کیا۔ اس کارروائی کے 12 گھنٹے بعد خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ساری عمر یہی کہا کرتے تھے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی پر بوجھ نہ بنائے۔ محتاجی کی زندگی سے بچائے میری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ میرے ابا جی کو اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کے مطابق کسی بھی محتاجی سے بچا لیا۔

نمازوں کو اول وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ سیرالیون خط استوا پر ہے۔ وہاں سارا سال نمازیں فجر 6 بجے صبح، ظہر 2 بجے، عصر 4 بجے، مغرب 6 بجے شام اور 20 منٹ بعد عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ ابا جی ہمارے پاس گئے تو نداء ہوتے ہی بچیوں کو بیت الذکر ساتھ لے جاتے کہ وقت پر نماز پڑھ لیں سب سے چھوٹی بیٹی اس وقت 4 سال کی تھی۔ جب ابا جی نے کہا کہ آؤ نماز پڑھ لیں تو ابا جی سے اس قدر انسیت اور پیار کا تعلق تھا کہ کسی بات کو کہنے میں بھی جھجک محسوس نہ کرتی تھیں۔ کہنے لگیں کہ ابا جی آپ ہر تھوڑی دیر بعد نماز ہی پڑھتے رہتے ہیں۔ کبھی کھیل بھی لیا کریں۔

جب ہم کوارٹر میں شفٹ ہوئے تو ہمارے کوارٹر میں کوئی سایہ دار درخت نہ تھا۔ نیم کے تین پودے لا کر لگائے اور کہتے تھے کہ جس گھر میں نیم ہو وہاں بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ ہماری رہائش کے دوران تو وہ درخت چھوٹے ہی تھے۔ اب صدقہ جاریہ ہے اور وہاں رہنے والوں کو سایہ فراہم کر رہے ہیں۔ تین پھلدار پودے لگانے کی تحریک پر لیموں، امرود اور مالٹے کے پودے لگائے جواب پھل دے رہے ہیں۔

جب ہمارے ہاں چار بیٹیوں کے بعد بیٹے کی ولادت ہوئی تو آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کے لئے لندن مقیم تھے۔ فون پر ولادت کی خبر سنتے ہی حضور کی خدمت میں اطلاع دینے کے لئے حاضر ہو گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جی کے اگلے سفر کو بھی آسان کرے۔ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ مجھے اور میرے خاندان کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ میرے اور میرے خاندان میں ان کی نیک صفات اور عادات کو جاری رکھے۔ آمین

گناہ آلود زندگی سے نجات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں ان میں کوئی بھی مذہب بجز (-) کے ایسا نہیں جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ (-) کے سوا نہیں مل سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم 327)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

❁ مکرمہ راشدہ یوسف صاحبہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ نبیلہ حناء صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم (سابق باڈی گارڈ خلیفۃ المسیح) کے نکاح کا اعلان مکرم مرزا فرحان معین صاحب ابن مکرم مرزا معین الدین صاحب مقیم بیلجیئم کے ساتھ مورخہ 6/اگست 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مبلغ چھ ہزار یوروحق مہر پر کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم سجاد احمد صاحب کارکن وقف جدید انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا چھوٹا بیٹا حاشر احمد بعمر ساڑھے 8 سال گزشتہ چندروز سے بیمار ہے۔ بخار نہیں اُتر رہا کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ نیز خاکسار کی والدہ محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ پتے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں۔

میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائیلائیسز ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔ آمین

اعلان داخلہ

❁ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے درج ذیل شعبہ جات میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

Bachelor Degree Program (4Year)

Applied linguistics, Applied Psychology, Applied Chemistry, Arabic, Banking and Finance (BBA), Bioinformatics and Biotechnology, B.Ed, Botany, Electrical Engineering (Specialization) in Telecommunication), Business administration, Chemistry, Commerce, Computer Sciences, (BSCS, BS- SE, BS-IT) Economics, English Literature, Environmental Sciences, Fine Arts (BFA TD, BFA Fd & BFA GD), Food and Nutrition, Home Economics, LLB (5Year), Islamic studies, Mathematics, Mass Communication, Pharm D, physics, political Science, Statistic, Sociology, Urdu, Zoology.

Master Degree Programes:

MA/MSC in Applied Linguistics, Applied Psychology, Chemistry, Commerce, Economics, Education, Environmental Sciences, Geography, Home Economics, Islamic Studies, MBA, Mass Communication, Mathematics, MSc Computer Sciences, Pakistan Studies, Political Sciences, Physics, Punjabi, Sociology, Statistics, Urdu, Zoology.

داخلہ فارم کی فراہمی مورخہ 8/اگست 2011ء سے ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 30/اگست 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ www.gcuf.edu وزٹ کریں۔

فون نمبر: 041-9200886

نوٹ: ان شعبہ جات میں داخلہ لینے کیلئے طلباء کو این ٹی ایس کا امتحان دینا لازمی ہو گا۔ انجینئرنگ کی فیلڈز میں داخلہ کے یو ای ٹی کا انٹری ٹیسٹ دینا لازمی ہوگا۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید 646 گ۔ ب ٹھٹھہ کالوکا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

چک نمبر 646 گ۔ ب ٹھٹھہ کالوکا ضلع فیصل آباد کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب ولد نور محمد صاحب 5/اگست 2011ء کو بعمر 54 سال دماغ کی شریان پھٹنے سے وفات پا گئے۔ وضو کر کے نماز عصر کیلئے تشریف لا رہے تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا۔ آپ کی نماز جنازہ چک نمبر 646 گ ب ٹھٹھہ کالوکا میں خاکسار نے پڑھائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے۔ اس لئے جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں بعد نماز فجر آپ کی نماز جنازہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور بلا ناغہ نماز تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے۔ دعا گو تھے اور دعوت الی اللہ کا شوق تھا دعوت الی اللہ بھی کیا کرتے تھے۔ نمازوں کیلئے آتے وقت اپنے گھر میں بچوں کو اور قریبی گھر والوں کو بھی نماز کے لئے آوازیں دے کر بلا لیا کرتے تھے۔ جوانی میں بھی نمازوں کے پابند تہجد گزار تھے کئی جماعتی عہدوں پر کام کیا وفات سے پہلے امام الصلوۃ، نائب صدر جماعت، زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری تعلیم القرآن کے عہدوں پر خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ کے پاس احمدی اور غیر از جماعت دوستوں کے بچے قاعدہ یسرنا القرآن اور ناظرہ قرآن مجید پڑھتے تھے یہ سلسلہ عرصہ دراز سے جاری تھا۔ آج بھی گاؤں میں بڑی تعداد مردوخواتین کی ایسی موجود ہے جنہوں نے مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب مرحوم سے قرآن مجید سیکھا۔ آپ مخلص احمدی نہایت سادہ طبیعت انسان کم گو دینی علم رکھنے والے تھے۔ درس دیتے یا خطبہ جمعہ دیتے تو آرام آرام سے الفاظ کی ادائیگی ہوتی ایک ایک حرف ایک ایک لفظ سمجھ آتا۔ اکثر فارغ وقت میں مطالعہ کیا کرتے تھے۔ مہمان نواز بھی تھے۔ مرحوم نے اپنی یاد میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب کے سب ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ بڑا بیٹا انتظار حسین شیزان انٹرنیشنل لاہور میں کام کرتا ہے جبکہ اس سے چھوٹا بیٹا اظہر حسین صاحب بطور معلم وقف جدید خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔ ایک بیٹا مظہر حسین ابھی طالب علم ہے نہم کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ سب سے چھوٹا بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ ایک بیٹی خانہ داری کرتی ہے اور دوسری بیٹی زیر تعلیم ہے۔ مرحوم منکسر المزاج چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2

حضرت مسیح موعود کے ارشادات تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب حضرت مصلح موعود کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔

ہر احمدی کا فرض

”ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی زبان اور ہاتھ کو سنبھال کر رکھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ جماعت میں لڑائی اور فساد کا نام تک نہ ہو۔ جب کوئی دیکھے کہ فلاں بھائی کی دل شکنی ہوتی ہے تو زبان سے روکے اور ہاتھ کو بند رکھے...... اس وقت اتحاد اور اتفاق کی سخت ضرورت ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ پس اب جو اتحاد کو توڑتا ہے وہ گویا حضرت مسیح موعود کی بعثت کو عبث قرار دیتا ہے اور آپ کے کام میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے...... اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھ دے تا ان کے آپس میں ایسے تعلقات اور رشتے ہوں جیسے سگے بھائیوں اور عزیزوں میں ہوتے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر“۔ (خطبات محمود جلد 5 صفحہ 478)

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور جماعت کے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اخوت ومحبت اور بھائی چارے کی فضا ہر طرف قائم ہو اور ہمارا معاشرہ سلاماً سلاماً کا نظارہ پیش کرنے والا ہو اور ہر سو امن وسلامتی کا سماں ہو جائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

❁ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

24/اگست 2011ء

12-15 am	تلاوت قرآن کریم
1-15 am	عربی سروس
2-15 am	درس القرآن
3-40 am	رئیل ٹاک
4-50 am	تلاوت قرآن کریم
5-45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-00 am	درس القرآن
7-35 am	تلاوت قرآن کریم
8-30 am	شمائل نبوی ﷺ
9-00 am	رمضان المبارک پروگرام
9-20 am	راہ ہدیٰ
11-00 am	تلاوت قرآن کریم
11-50 am	درس حدیث
12-05 pm	دعائے مستجاب
12-35 pm	یسرنا القرآن
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	انڈونیشین سروس
3-15 pm	سواحیلی سروس
3-30 pm	درس قرآن
5-15 pm	تلاوت قرآن کریم
5-30 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2005ء
7-05 pm	بنگالی سروس
8-10 pm	دعائے مستجاب
8-40 pm	سیرت النبی ﷺ
10-00 pm	فقہی مسائل Live
10-35 pm	درس حدیث
10-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-10 pm	تلاوت قرآن کریم

25/اگست 2011ء

12-15 am	دعائے مستجاب
12-45 am	گلشن وقف نو
1-50 am	درس القرآن
3-30 am	تلاوت قرآن کریم
4-35 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
4-55 am	درس حدیث
5-15 am	فقہی مسائل
5-50 am	لقاء مع العرب
8-40 am	تلاوت قرآن کریم
9-40 am	سیرت النبی ﷺ
11-00 am	تلاوت قرآن کریم
12-00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1-05 pm	یسرنا القرآن
1-25 pm	فیتھ میٹرز
2-30 pm	انڈونیشین سروس
3-50 pm	درس القرآن
5-50 pm	تلاوت قرآن کریم
6-00 pm	خلافت کا سفر
6-30 pm	زندہ لوگ
7-10 pm	بنگلہ سروس
8-15 pm	فیتھ میٹرز
9-30 pm	درس حدیث
9-45 pm	قرآنک آرکیالوجی
10-20 pm	سیرت النبی ﷺ
11-15 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-35 pm	خلافت کا سفر

حب جدوار ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اعلان داخلہ
الصادق اکیڈمی میں مورخہ 20/اگست سے نرسری اور دیگر تمام کلاسز کیلئے داخلے جاری ہیں۔جس کے لئے آفس 7:30 سے 11:00 بجے تک کھلا رہے گا طلباء وطالبات نوٹ کرلیں کہ نرسری اور پرائمری کی کلاسز مورخہ 4 ستمبر جبکہ ہائی حصہ کی کلاسز 3 ستمبر سے باقاعدہ شروع ہو رہی ہیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6211637,6214434

خبریں

ڈی جی ایف آئی اے مستعفی

ایف آئی اے کے ڈی جی تحسین انور شاہ نے اپنے جونیئر ظفر قریشی کے ماتحت کام کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔انہوں نے استعفیٰ باضابطہ طور پر سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجا اور استعفیٰ منظور ہونے تک رخصت لے لی ہے۔

کراچی میں فائرنگ اور دستی بموں سے حملے

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ بدستور جاری ہے اس دوران فائرنگ، دستی بموں اور راکٹوں کے حملوں میں پیپلز پارٹی کے سابق ایم این اے سمیت 20/افراد ہلاک اور 15 سے زائد زخمی ہو گئے، جبکہ لیاری میں مشتعل افراد نے کار کو آگ لگا دی اور بلدیہ ٹاؤن میں گینگ وار کے خلاف اہل علاقہ نے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے تھانے کا گھیراؤ کیا اور ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

کشن گنگا کی تعمیر روکنے کیلئے عالمی عدالت میں پاکستان کی باضابطہ درخواست

پاکستان نے بھارت کی جانب سے دریائے جہلم پر تعمیر کئے جانے والے متنازعہ کشن گنگا پاور پروجیکٹ پر تعمیراتی کام رکوانے کیلئے بین الاقوامی عدالت میں باضابطہ طور پر درخواست دائر کردی جس میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ تنازعہ پر حتمی فیصلہ صادر ہونے تک بھارتی حکام کو فی الفور منصوبے پر کام روکنے کے احکامات جاری کرے۔سماعت 25/اگست کو ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ہوگی۔

10 گرام سونے کی قیمت 50ہزار روپے سے بھی بڑھ گئی

بین الاقوامی بلین مارکیٹ میں فی اونس سونے کی قیمت 16 ڈالر کے اضافے سے 1792 کی بلند ترین سطح تک پہنچنے کے باعث مقامی صرافہ مارکیٹوں میں بھی فی تولہ اور فی 10 گرام کی قیمتوں میں بالترتیب 400 روپے اور 343 روپے کا اضافہ ہوگیا ہے۔جس کے نتیجہ میں ملک کے مختلف شہروں میں فی تولہ سونے کی قیمت بڑھ کر 58,400 روپے اور فی 10 گرام سونے کی قیمت بڑھ کر 50,057 روپے کی نئی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی ہے۔

پنجاب میں گنے کے پھوگ سے ایک ہزار میگاواٹ تک بجلی حاصل کی جائے گی

وزیراعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت متبادل ذرائع سے توانائی کے حصول کا جائزہ لینے کے حوالے سے اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔جس میں کوئلے، ہائیڈرل اور گنے کے پھوگ سے توانائی کے حصول کے منصوبوں پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ گنے کے پھوگ سے توانائی حاصل کرنے کے منصوبے کو تیزی سے عملی جامہ پہنایا جائے اور اس مقصد کیلئے نہایت شفاف پالیسی اپنائی جائے۔ رپورٹ کے مطابق پنجاب کی 45 شوگر ملوں میں گنے کے پھوگ سے 700 سے 1000 میگاواٹ تک بجلی حاصل کی جاسکتی ہے۔

ربوہ میں سحر وافطار 19۔اگست

انتہائے سحر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:51

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

گل احمد ، فردوس ' کلاسک لان و فینسی ریشمی ورائٹی دستیاب ھے
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

FR-10

اہالیان ربوہ کیلئے خوشخبری
مہنگائی کے اس زمانہ میں کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ناصر نایاب کلاتھ کی سالانہ گرینڈ سیل جاری ہے
مردانہ وزنانہ تمام قسم کی ورائٹی کا نیا سٹاک جلد آئیں فائدہ اٹھائیں
ناصر نایاب کلاتھ گلی نمبر 1 ریلوے روڈ
فون: 0476213434
موبائل: 0323-4049003